مِعُرَاج کے معجزات

11-March-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

11مارچ، 2021ء(اجتماعِ معراج1442ھ)کا بیان

مِعْرَاج کے معجزات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ مِعْراج کا واقعہ
- ...مِعْرَاج کی برکت سے غیر مسلم کے قبولِ اسلام کی دلچسپ حکایت
- ...ہِرَقْل بادشاہ کے دربار میں مِعْرَاج کے متعلق گواہی
- ...مِعْرَاج کے معجزات

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ(اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اُردو یا اپنی مادری زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نَفْل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

پریشان حال پر کرم ہو گیا

ایک مرتبہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام معراج کے دُولہا، اِمام الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آج مجھے کوہ قاف میں جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے رونے چِلّانے کی آوازیں سُنیں، جدھر سے آوازیں آرہی تھیں، میں اس طرف کو گیا تو دیکھا: ایک فرشتہ جو آسمانوں پر اِعْزاز واِکْرام کے ساتھ نورانی تخت پر بیٹھتا تھا، 70 ہزار فرشتے اس کے گرد صَف بنا کر کھڑے رہتے تھے، وہ جب سانس لیتا تو اللہ پاک اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا مگر آج وہی فرشتہ کوہ قاف کی وادی میں پریشان حال، آہ وزاری کر رہا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کیا حال ہے؟ تیرے ساتھ کیا مُعَاملہ ہوا؟ فرشتہ بولا: مِعْراج کی

رات جب اللہ پاک کے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب سے گزرے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی، اللہ پاک کو میری یہ بات پسند نہ آئی، چنانچہ مجھے اس کی سزا دی گئی اور اُس بلندی سے یہاں اُتار دیا گیا۔ پھر اس نے مجھ سے درخواست کی: اے جبریل! اللہ پاک کی بارگاہ میں میری سِفارش کر دیجئے کہ اللہ پاک میری خطا معاف فرما دے۔

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ اُس کی مُعَافِی کی درخواست کی تو اِرشاد ہوا: اے جبریل! اس فرشتے کو بتا دو! اگر یہ مُعَافِی چاہتا ہے تو میرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھے۔

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے جیسے ہی اس فرشتے کو بتایا تو وہ فوراً آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ عالی پر درود پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پَر نکلنا شروع ہوئے اور وہ اُڑ کر آسمان کی بلندیوں میں جا پہنچا۔[1]

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہو تو درود پڑھو! | جو حاضِری کی تمنا ہو تو درود پڑھو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے، بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے!

---

1 ... جامع صَغِیر، صفحہ: 557، حدیث: 9326۔

2 ... معارج نبوت، جلد: 1، صفحہ: 317۔

❁ عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے بیان سُنوں گا ❁ پورا بیان سنوں گا ❁ عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھ کر، دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کماؤں گا ❁ ذِکرِ مِعْراج سُن کر دِل میں عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بڑھانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 وِیں رات ہے، یہ وہی مبارک رات ہے کہ جس رات جنّت سجائی گئی، آج ہی کی رات عرش پر دھوم مچی، آج ہی کی رات زمین پر انوار برسے، آج ہی کی رات حُور وغِلْمان اور فرشتے میرے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے استقبال کے لئے صَف باندھے کھڑے ہوئے، آج ہی کی رات اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب، مِعْراج کے دولہا، امام الانبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عرش و کرسی کی سیر کرائی، جنّت دِکھائی اَوْر مَا شَآءَ اللہ! سِدْرَہ ولامکاں، پھر اس سے بھی آگے قُرْبِ خاص میں بُلایا، ہم کلامی کا شَرَف عطا فرمایا اور سُبْحٰنَ اللہ! محبوب مصطفےٰ، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عَیْن حالتِ بیداری میں، سَر کی آنکھوں سے اپنا دیدار بھی کروایا۔

ہیں صَف آراء سب حُور و ملک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں
ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خُدا کے آتے ہیں، محبوب خُدا کے آتے ہیں
ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن، رَحمت کا سجا سہرا سَر پر

کیا خوب سُہانا ہے منظر، معراج کو دولہا جاتے ہیں
یہ عِزّ و جلال اللہ! اللہ!، یہ اَوج وکمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن وجمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں
وہ کیسا حسین منظر ہو گا، جب دولہا بنا سرور ہو گا
عُشّاق تَصوُّر کر کر کے بَس روتے ہی رِہ جاتے ہیں
اللہ کی رحمت سے سرور جا پہنچے دَنا کی منزل پر
اللہ کا جلوہ بھی دیکھا، دیدار کی لذّت پاتے ہیں
مِعْراج کی شب تو یاد رکھا، پھر حشر میں کیسے بھُولیں گے
عطّار اسی اُمّید پہ ہم دِن اپنے گزارے جاتے ہیں[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ معراج کا خلاصہ

کم و بیش 1442 سال پہلے کی بات ہے، رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 وِیں رات اور رات کا آخری حِصّہ ہے، حُضُور، سَیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنی چچازاد بہن حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گھر میں آرام فرما ہیں، یکا یک حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام بُراق (نامی جنتی سُواری) اور فرشتوں کی بارات لے کر حاضِر ہوئے، پیغامِ الٰہی لائے، اپنے کافُوری بازُو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک تَلْووں سے مَل کر حُضُور جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جگایا، اللہ پاک کا پیغام پہنچایا، سِینہ مُبارَک سے پاک صاف دِلِ مصطفےٰ کو نِکال کر آبِ زم زم سے دھویا، پھر اس مبارک سینہ کو حکمت ونور سے بھرا، پھر آبِ کوثر سے غسل کرایا،

(1)... وسائل بخشش، صفحہ: 286۔

سرکارِ ذی وقار، دو جہان کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کو دولہا بنایا، جنتی لِبَاس پہنایا، بُراق (نامی جنّتی جانور) حاضِر کیا، یہ بُراق انتہائی تیز رفتار تھا، اس کی تیز رفتاری عقل سے باہَر ہے:

تھا بُراقِ نبی یا کہ نُورِ نظر	یہ گیا، وہ گیا اور نہاں ہو گیا

حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام نے بُراق کی لگام پکڑی، اسرافیل عَلَیْہِ السَّلام پیچھے ہوئے، فرشتوں نے چاروں طرف سے بُراق کو گھیر لیا، اس شان سے مِعْراج کے دولہا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی سُواری مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئی، آن کی آن میں بیت المقدس آیا، بیت المقدس میں تمام انبیا، رُسُل اور فرشتے پہلے ہی استقبال کے لئے مَوْجُود تھے، نماز کی تیاری تھی، بَس اِمام کا انتظار تھا۔

اللہ! اللہ! کیا شان ہے ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی...!! آسمانِ نبوت کے وہ چمکتے ستارے جن کے دَم سے جہان میں روشنی رہی، باغِ رسالت کے مہکتے پھول جن سے زمانہ مہک رہا تھا، جن کے پیچھے پیچھے چَل کر زمانہ راہِ جَنّت پر رواں دواں تھا، آج وہ صَف باندھ کر شہنشاہِ نبوت ورسالت، تاجدارِ خَتْمِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے ہونے، ان کی پیروی میں نماز پڑھنے کے لئے انتظار کر رہے ہیں۔

سچے عاشقِ رسول، اِمامِ اہلسنت، شاہ اِمام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

سب سے اوّل سب سے آخر	اِبتدا ہو اِنتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تُم	اصل مقصودِ ہُدیٰ ہو
قُربِ حق کی منزلیں تھے	تُم سفر کا منتہیٰ ہو

سب کی ہے تم تک رسائی | بارگہ تک تم رسا ہو[1]

اشعار کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اَوَّل نبی بھی آپ ہیں، آخری نبی بھی آپ ہی ہیں، اِبْتِداء بھی آپ ہیں، اِنْتِہا بھی آپ ہیں، پہلے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سب کے سب ہِدَایت کا وسیلہ تھے، آپ ہدایت کا اَصْل مقصود ہیں، پہلے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام قُرْبِ الٰہی کے راستے کی منزلیں تھے، آپ اس راستے کی انتہا ہیں، سب آپ تک پہنچتے ہیں اور آپ کی رسائی اللہ پاک تک ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! انبیائے کرام علیہمُ السَّلام امام کا انتظار کر رہے تھے، جیسے ہی مِعراج کے دُولہا، سَیِّدِ بطحا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُواری پہنچی، سب نے بھرپُور استقبال کیا، تمام انبیا اور فرشتے مقتدی بَن کر صَف باندھے پیچھے کھڑے ہو گئے، حُضُور جانِ رَحْمت، شَمْعِ بَزْمِ ہِدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امامَت کے مصلّے پر تشریف لائے، سُبْحٰنَ اللہ! کیا نماز ہے، پہلا قبلہ یعنی مسجدِ اَقصیٰ جائے نماز ہے، فرشتے مؤذِّن ہیں، جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام تکبیر کہہ رہے ہیں، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام مقتدی ہیں اور امامُ الانبیا، شاہِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امامت فرما رہے ہیں

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ، عیاں ہوں معنیٔ اَوّل، آخر
کہ دَسْت بَسْتہ ہیں پیچھے حاضِر جو سلطنت آگے کر گئے تھے[2]

شعر کا مفہوم: ہمارے آقا و مولا، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اَوَّل بھی ہیں، آخر بھی ہیں، مسجدِ اَقصیٰ میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو نماز پڑھانے میں ایک راز یہ ہے کہ آپ کا اَوَّل و آخر ہونا

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 341-342۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 232۔

واضح ہو جائے، سب دیکھ لیں کہ جو انبیا علیہم السَّلام آپ سے پہلے گزر چکے تھے، آج وہی ہاتھ باندھے پیچھے کھڑے ہیں یعنی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم آخر ہیں کہ سب کے بعد دُنیا میں تشریف لائے اور اَوَّل بھی ہیں کہ پچھلے سب انبیا عَلَیْہِمُ السَّلام کے امام ہیں۔

اس نماز سے فارغ ہو کر سفر آسمان کی تیاری تھی، وہی بُراق، وہی بارات، وہی دولہا، وہی باراتی، آن کی آن میں پہلا آسمان آیا، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے استقبال کیا، پھر ایک ایک کر کے آسمان آتے گئے، گزرتے گئے، دوسرے آسمان پر حضرت یحیٰ و عیسیٰ علیہما السَّلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے استقبال کیا، زیارت سے مُشَرَّف ہوئے۔ آسمانوں سے گزرنا تھا کہ سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ سامنے آیا، پھر یہ حال تھا کہ

بَفَوْرِ صَدا، سَماں یہ بندھا، یہ سِدْرَہ اُٹھا، وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا، ہوئی جو اذاں تمہارے لئے[1]

شعر کا مفہوم: شب معراج جب ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کی تشریف آوری کا اِعلان ہوا تو سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ خوشی کے مارے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا، عرشِ معلیٰ استقبال کے لئے جھک گیا اور فرشتے شکر کے سجدے میں گر گئے۔

سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام کے لئے سَدِّ راہ (یعنی آگے جانے سے رُکاوٹ) بَن گیا، یہاں پہنچ کر جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام نے آگے جانے سے معذرت کی، سرکارِ ذِیْ وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جبریل! ہمراہی کا یہ طریقہ نہیں کہ راستے

1... حدائق بخشش، صفحہ: 235۔

میں ساتھ چھوڑ دیا جائے۔ عرض کیا:

اگر یَکْ سَر مُوئے بَرتَر پَرَم | فَروغِ تجلّی بَسوزد پَرَم

یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہاں سے ایک قدم بھی آگے بڑھا تو انوار و تجلیات سے میرے پَر جَل جائیں گے۔ میری بَس یہی انتہاء ہے۔

امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے نعتیہ دِیوان **"وسائلِ بخشش"** میں اس کی منظر کشی کچھ اِس طرح کرتے ہیں!

جبریل ٹھہر کر سِدرہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم
جل جائیں گے سارے بال و پَر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں[1]

اور کسی نے یُوں اس کو نظم کیا!!!

نور نے تلووں کو سہلا کر جگایا خواب سے | یُوں ہوئی سرکار کی مِعْراجِ جسمانی شروع
پہلے تو وہ ہمرکابِ سرورِ کونین تھا | ہو گئی جبریل کی سِدرَہ سے حیرانی شروع

اس سے آگے سرکارِ ذی وقار، دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں گئے، اس کی مکمل تفصیلات لے جانے والا رَبّ جانے یا جانے والے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کسے ملے گھاٹ کا کنارہ، کدھر سے گزرا، کہاں اُتارا
بھر جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے[2]

شعر کا مفہوم: یعنی وَحدت کے سمندر کا کوئی کنارہ ہی نہیں ہے، لہٰذا کوئی کیا بتائے گا کہ مِعْراج کے دولہا، سید الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں سے گزرے اور سُواری نے کہاں اُتارا، اَور تو اَور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:288۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:235۔

وآلِہٖ وسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں پہنچ کر دریائے وَحدت میں ایسے محو ہوئے کہ اپنی نگاہوں سے بھی چھپ گئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کو کیا دیا، محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے کیا لیا، اللہ پاک نے کیا فرمایا، محبوب مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے کیا سُنا، حبیب و محبوب، طالِب و مطلوب میں کیا کیا راز و نیاز ہوئے، یہ بھی اللہ پاک جانے یا اُس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم جانیں، قرآنِ کریم نے بھی یہ بھید نہ کھولا بلکہ فرمایا:

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ(۱۰) (پارہ 27، سورۃ النجم:10)

ترجمۂ کنزالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

قَصرِ دَنیٰ کے راز میں، عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
رُوحِ قُدُس سے پوچھئے! تم نے بھی کچھ سُنا کہ یُوں[1]

ہاں! اتنا پتہ ہے کہ وہاں گنہگار اُمَّت کا بھی ذِکْر آیا تھا اَور اُمَّت کو دِن رات مِعْراج کی نعمت پانے، اللہ پاک کے حُضُور بار بار حاضِری دینے، اُس کے حُضُور دِل کی حسرتیں عرض کرنے کے لئے اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کو 50 نمازوں کا تحفہ دیا، واپسی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی عرض پر 5،5 کم ہو کر صِرف 5 رِہ گئیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! پتہ چلا کہ **نماز سفر معراج** کا بہت پیارا تحفہ ہے۔

اُمّتِ مصطفےٰ سے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی ہمدردی

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ پاک نے میری اُمت پر 50

[1] ... حدائق بخشش، صفحہ: 93۔

نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس لَوٹ کر آیا تو مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) نے دریافت کیا کہ اللہ پاک نے آپ (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اُمَّت پر کیا فَرض کیا ہے؟ میں نے اُنہیں بتایا کہ اللہ پاک نے مجھ پر 50 نمازیں فرض کی ہیں۔ تو آپ کہنے لگے: اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر جائیے، آپ (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اُمَّت اِتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر اللہ پاک کے پاس گیا، اِن (یعنی50) سے کچھ حصہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس لوٹ کر آیا، تواُنہوں نے مجھے پھر لوٹا دیا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اچھا5 ہیں اور پچاس50 کے قائم مقام ہیں کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس لوٹ کر آیا۔ اُنہوں نے کہا: پھر اللہ پاک کے پاس لوٹ جائیے۔ میں نے جواب دیا مجھے تو اپنے ربّ سے شَرم محسوس ہونے لگی ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر کم کی گئیں، یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں، پھر آواز دی گئی: اے محبوب (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! ہماری بات نہیں بدلتی اور آپ (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے اِن پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی وفاتِ ظاہری کے ڈھائی ہزار برس بعد اُمتِ مصطفٰے کی یہ مدد فرمائی کہ شبِ معراج میں پچاس نَمازوں کے بجائے پانچ کرادیں۔ اللہ پاک جانتا تھا کہ نمازیں پانچ رہیں گی مگر پچاس مقرر فرما کر پھر 2 پیاروں کے ذَریعے سے پانچ مقرر فرمائیں۔ یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ

❶... ابن ماجہ، کتاب اِقامۃ الصَّلاۃ، صفحہ:226، حدیث:1399۔

❷... ترمذی، ابواب الصلاۃ، صفحہ:70، حدیث:213۔

جو لوگ شیطان کے وَسوَسوں میں آ کر انتقال کر جانے والوں کی مدد اور تعاون کا انکار کر دیتے ہیں وہ بھی 50 نہیں پانچ نمازیں ہی پڑھتے ہیں حالانکہ پانچ نمازوں کے تقرر (یعنی مقرر (Fix) کئے جانے) میں یقینی طور پر غیرُ اللہ (یعنی اللہ کے سِوا) کی اور وہ بھی انتقال کے بعد کی جانے والی مدد شامل ہے۔

جنت میں نَرْم نَرْم بچھونوں کے تخت پر | آرام سے بٹھائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مصطفےٰ میں تمہیں لے کے جائے گی | خالِق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت | محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز

پیارے اسلامی بھائیو! معراج کی رات اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہم گناہگاروں کو نہیں بُھولے، کتنی پیاری بات کہی خلیفۂ اعلیٰ حضرت مداحُ الحبیب مولانا محمد **جمیل الرحمن رضوی** رحمۃ اللہ علیہ نے!

لو عاصیو! وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بُھولے
کاٹا گیا عصیاں کا سیاہا شبِ مِعْرَاج
اے مومنو! مُژْدَہ کہ وہ اللہ سے لائے
بخشائش اُمَّت کا قبالہ شبِ مِعْرَاج
بھیجوں گا میں اُمَّت کو تری خُلْد میں پہلے
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شبِ مِعْرَاج[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... قبالۂ بخشش، صفحہ: 126۔

اے عاشقانِ رسول! اسی سَفَر میں اِمامُ الانبیا، شَبِ اَسرا ء کے دولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جَنّت اور دوزخ کی بھی سَیْر فرمائی، جنّتی محلّات وباغات کا مُشاہدہ فرمایا اور دوزخ کے عذابات بھی مُلاحظہ فرمائے۔[1] دُنیا میں ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے، بستر مُبارک جُوں کا تُوں گرم تھا، دروازے کی کُنڈی ہِل رہی تھی اور ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اتنا لمبا سَفَر کرکے، اتنے مُشاہدات کرکے واپس بھی تشریف لے آئے۔

ہیں عرشِ بَریں پر جَلْوہ فَگَن محبوبِ خُدا سُبْحٰنَ اللہ!
اِک بار ہُوا دِیدار جسے سَو بار کہا سُبْحٰنَ اللہ!
حیران ہوئے بَرْق اور نظر اِک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکِب نے کہا اَللہُ غَنی مَرکَب نے کہا سُبْحٰنَ اللہ!
طالِب کا پتہ مَطْلُوب کو ہے مَطْلُوب ہے طالِب سے واقِف
پَردے میں بُلا کر مِل بھی لئے پَردہ بھی رَہا سُبْحٰنَ اللہ!
ہے عَبْد کہاں معبود کہاں مِعْرَاج کی شب ہے رازِ نِہاں
دو نُور حجابِ نُور میں تھے خود ربّ نے کہا سُبْحٰنَ اللہ!
جب سجدے کی آخری حدوں تک جا پہنچا عُبُودِیَّت والا
خالِق نے کہا مَاشَآءَ اللہ حضرت نے کہا سُبْحٰنَ اللہ!
سمجھے حامِدؔ اِنسان ہی کیا یہ راز ہیں حُسن و اُلفت کے
خالِق کا حَبِیبی کہنا تھا خلقت نے کہا سُبْحٰنَ اللہ![2]

---

1 …مَوَاعِظِ نعیمیہ، صفحہ: 6-8۔
2 …بیاضِ پاک، صفحہ: 33۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا
براق کی قسمت	مرحبا	براق کی سُرعت	مرحبا
اقصیٰ کی شوکت	مرحبا	نبیوں کی امامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا
مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا	چشمانِ نبوت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غَیرمُسلِم کا قبول اسلام

رِوایَت ہے کہ سَفَرِ مِعْراج سے واپسی کے بعد، اگلے روز سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہَر تشریف لائے تو ایک کنیز کو دیکھا جو کندھے پر آٹے کا تھیلہ اُٹھائے، روتی ہوئی جارہی تھی، غم خَوار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے دیکھا نہ گیا، قریب تشریف لائے، رونے کا سبب پوچھا، بے چاری غم کی ماری روتے ہوئے بولی: میں فلاں غیر مسلم کی کنیز ہوں، میرے مالک نے مجھے چکی پر آٹا پِسوانے بھیجا، میں بیمار ہوں، چلنا دُشوار ہے، اس لئے مجھے دیر ہو گئی، اب ڈرتی ہوں کہ میرا مالِک مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

عرش پر جانے والے آقا، رَبّ کا دیدار پانے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے بے چاری کا غم دیکھا نہ گیا، فوراً ہی اس سے آٹے کا تھیلہ لیا، اپنے مُبارَک کندھوں پر رکھا اور فرمایا: میرے ساتھ آؤ! میں تمہاری سِفارش کروں گا۔ سرکارِ نامدار، مکی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم اُس غیر مسلم کے گھر پہنچے، دروازے پر دستک دی، غیر مسلم باہَر

آیاتو سَیِّدِ انبیا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دروازے پر دیکھ کر ہَکّا بَکّا رہ گیا اور حیرت سے بولا: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! آپ کو کبھی اس محلّہ میں نہیں دیکھا، آج آپ یہاں کیسے تشریف لائے؟ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کنیز کی سِفارِش فرمائی مگر وہ غیر مُسلِم کسی اَوْر ہی سوچ میں گم تھا، یکایک بولا: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) رات آپ کو مِعْراج ہوئی ہے؟ فرمایا: ہاں! بالکل ہوئی ہے۔ اتنا سُن کر غیر مسلم بغیر کچھ بولے اندر چلا گیا، تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو تَورات شریف یا انجیلِ مُقَدس اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے جلدی سے آسمانی کتاب کا ایک مقام کھولا اور کہا: یہ دیکھئے! یہاں نبیِّ آخِرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نِشَانِی یہ لکھی ہے کہ جس رات انہیں مِعْراج ہو گی، اس رات کی صبح کو وہ ایک کنیز کا آٹے کا تھیلہ اپنے کندھوں پر اُٹھائے ایک غیر مسلم کے پاس آئیں گے۔ یہ کہہ کر اُس غیر مسلم نے کلمہ پڑھا اور اسی وقت دائرہ اسلام میں داخِل ہو گیا۔[1]

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے، تیری ہی داستان ہے[2]

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا
اقصیٰ کی شوکت	مرحبا	نبیوں کی امامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معارج نبوت، جلد:2، صفحہ:565 خلاصۃً۔
2 ... حدائق بخشش، صفحہ:178۔

پادری نے مِعراج کی گواہی دی

اِمام جلال الدین سیوطی شافعی رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ نقل فرماتے ہیں: ہجرتِ مدینہ کے بعد جب سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف بادشاہوں کو خط لکھ کر اسلام قبول کرنے کی دَعْوَت دی تو ایک خط ہِرَقْل بادشاہ کو بھی بھیجا، ہِرَقْل نے انجیل مقدس میں نبیٔ آخِرُ الزّماں صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف پڑھ رکھے تھے، جب اسے خط مِلا تو اس نے تحقیق کرنا چاہی کہ آیا یہ وہی نبی ہیں جن کا ذِکر انجیل میں آیا ہے یا کوئی اَوْر ہے۔ چنانچہ اس نے چند پولیس اَہْل کاروں کو کہا: بازار جاؤ اور عرب سے آئے ہوئے کسی تاجِر کو ڈھونڈ کر لاؤ! پولیس اَہْل کار بازار پہنچے، اِتّفاق سے انہیں حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مِل گئے۔

حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ جنّتی صحابی حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے والِدِ محترم ہیں، آپ کی ایک بیٹی ”اُم المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عنہا نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں تھیں، بے شک حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ خود بھی جنّتی صحابی ہیں مگر اُن دِنوں آپ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، انہوں نے فتح مکہ کی شَب اِیمان قبول کیا، اس سے پہلے آپ اِسلام کے سخت ترین دُشمنوں میں سے تھے، چنانچہ پولیس اَہْل کار آپ کو لے کر ہِرَقْل بادشاہ کے دربار میں پہنچے، اب بادشاہ نے حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے رَسُولِ خُدا، اَحْمَد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کچھ سوالات پوچھے، حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، اس لئے چاہا کہ کسی طرح بادشاہ کی نظروں میں رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مَعَاذ اللہ! عِزّت گھٹائی جائے لیکن جھوٹ بھی نہیں بول سکتے تھے کہ بادشاہ کے سامنے جھوٹ بولنے سے جان خطرے میں پڑ

سکتی تھی، لہٰذا آپ نے بادشاہ کے تمام سُوالوں کے سچ سچ جواب دیئے۔ حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زبانی پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف سُن کر بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ یہ وہی نبی ہیں، جن کے تشریف لانے کی خوشخبری حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے دِی تھی، حضرت ابوسفیان ابھی بھی سوچ رہے تھے کہ آخر کس طرح بادشاہ کی نظر میں مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی عِزّت کم کی جائے (مَعَاذَ اللہ)، پھر اچانک انہیں مِعْراج کا واقعہ یاد آیا، بولے: اے بادشاہ! ایک بات ہے، اسے سُنتے ہی آپ جان جائیں گے کہ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم معاذ اللہ!) جھوٹے ہیں۔ بادشاہ نے کہا: بتاؤ! وہ کون سی بات ہے؟ کہا: مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا کہنا ہے کہ وہ ایک روز رات کے وقت مکہ مکرمہ سے چلے اور مسجدِ اَقْصیٰ پہنچے، پھر اُسی رات صبح ہونے سے پہلے پہلے مسجدِ اَقْصیٰ سے واپس مکہ مکرمہ بھی پہنچ گئے۔ بَس اتنا سننا تھا کہ بادشاہ کے قریب ہی بیٹھا ہوا ایک پادری بول اُٹھا: بادشاہ سلامت! میں اُس رات کے متعلق جانتا ہوں۔

بادشاہ نے پادری پر ایک ترچھی نگاہ ڈالی اور حیرانی سے پوچھا: تم اِس بارے میں کیا جانتے ہو؟ پادری بولا: عالی جاہ! میرا مَعْمُول ہے، میں ہر روز رَات کو مسجدِ اَقْصیٰ کے دروازے بند کر کے سوتا ہوں، ایک روز جب میں دروازے بند کر رہا تھا، ایک دروازہ پُورا زور لگانے کے باوُجود بھی نہ جانے کیوں بند ہی نہیں ہو رہا تھا، میں نے مسجد میں مَوْجُود لوگوں کو مدد کے لئے بُلایا، پھر ہم سب نے مِل کر زور لگایا مگر وہ دروازہ تھا یا پہاڑ، ہم سب کی پُوری کوشش کے باوُجود بند ہونا تو دُور کی بات دروازے نے معمولی سی حرکت بھی نہ کی، آخر ہم نے بڑھئی کو بُلایا، اس نے بھی اپنی پُوری کوشش کی مگر دروازہ تھا کہ اپنی جگہ سے بالکل بھی حرکت نہیں کر رہا تھا، تھک ہار کر ہم نے دروازہ یونہی کھلا چھوڑا اور اپنے اپنے گھر چلے گئے، صبح جب میں مسجد

پہنچا تو بڑی حیرانی ہوئی کہ رات جو دروازہ ٹَس سے مَس نہیں ہو رہا تھا، اب آسانی سے کھل بھی رہا تھا اور بند بھی ہو رہا تھا، ایک اَور عجیب بات کہ دروازے کے ساتھ ہی ایک پتھر میں سُوراخ تھا اور وہاں جانور کی رَسّی باندھنے کے نشانات بھی مَوْجُود تھے، میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھ رکھا تھا کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک رات مَسْجِدِ اَقْصیٰ میں تشریف لائیں گے اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی اِمامت کروائیں گے، دروازے کا حیرت انگیز معاملہ، پتھر میں سُوراخ اور وہاں رَسّی کے نشانات دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ ہو نہ ہو رات یہ دروازہ قُدرت نے اُن نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی کے لئے کھلا رکھا تھا، یقیناً رات وہ مسجدِ اقصیٰ میں تشریف لائے تھے اور یہاں نماز ادا فرمائی تھی، میں نے یہ بات اپنے ساتھیوں کو بھی بتائی، لہٰذا یہ بات جسے اَبُو سفیان جھوٹ کہہ رہے ہیں، میں اَور میرے ساتھی اس بات کی سچائی کے گواہ ہیں۔[1]

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** معلوم ہوا ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ مِعْراج کا ذِکْر پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی تفصیل سے کیا گیا تھا اَور مَاشَآءَ اللہ! ماہِ نبوت، شہنشاہِ صَدَاقت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ صَدَاقت دیکھئے! اپنے تو اپنے پَرائے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سَچّا ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... خصائص کبریٰ، جلد:1، صفحہ:280-282 خلاصۃً۔

مِعْرَاج کیا ہے؟

مِعْرَاج، مصطفےٰ جانِ رَحمت، شَمْعِ بَزمِ ہِدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **ایک سَفَر ہے بلکہ** قرآنِ کریم نے مکہ مکرمہ سے مَسْجِدِ اَقْصیٰ تک جانے کو سَیر فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل:1)	ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیت المقدس) تک

اس آیت میں لفظ ''اَسْرٰی'' استعمال ہوا جو ''سَیر'' سے بنا ہے۔ اللہ اکبر! جب سَیر کا عالَم یہ ہے تو تیز رَفتاری سے سَفَر کا عالَم کیا ہوگا؟ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

شانِ خدا! نہ ساتھ دے، ان کے خرام کا وہ باز
سِدْرَہ سے تا زمیں جسے نَرْم سی اِک اُڑان ہے

شعر کا مفہوم: نَرم نرم قدموں سے، ناز و انداز سے چلنے کو خرام کہتے ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت فرما رہے ہیں: مِعْراج کی رات سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو خِرام فرما رہے تھے، نرم نرم قدموں سے ناز و انداز سے جیسے دُولہا چلا کرتا ہے، ایسے چل رہے تھے مگر خُدا کی شان دیکھئے! اس کے باوُجود وہ شہباز یعنی حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام جو لمحہ بھر کی معمولی سی اُڑان میں سِدْرَہ سے زمین پر، زمین سے سِدْرَہ پر پہنچ جاتے ہیں، جن کی اپنی اُڑان ایسی کمال کی ہے، وہ مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خرامِ ناز کا ساتھ نہ دے سکے، اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نورانی و نَبوِی پرواز فرماتے تو پھر رفتار کا کیا عالَم ہوتا...؟

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا
براق کی قسمت	مرحبا	براق کی سُرعت	مرحبا

اقصیٰ کی شوکت مرحبا نبیوں کی امامت مرحبا
آقا کی رِفعت مرحبا آسماں کی سیاحت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مِعْرَاج شریف کو عُموماً معجزہ کہا جاتا ہے، بالکل یہ عظیمُ الشَّان اور عقل کو حیرت میں ڈال دینے والا معجزہ ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مِعْرَاج شریف صِرْف ایک معجزہ نہیں بلکہ **کئی معجزات کا مجموعہ** ہے۔ آیئے! مِعْرَاجِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں پائے جانے والے چند معجزات سُن کر دِل میں عشقِ مصطفےٰ بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(1-2): وَقْت اور فاصلے کا سمٹ جانا

واقعۂ مِعْرَاج کے ضِمْن میں علمائے کرام 2 لفظ اِستعمال کرتے ہیں: (۱): **طَیِّ زمان** اور (۲): **طَیِّ مکان**۔ طَیِّ زمان کا معنی ہے: کئی سال کے عرصہ کا چند لمحوں میں سِمَٹ جانا اور طَیِّ مکان کا معنی ہے: کئی کلومیٹر کے فاصلے کا سمٹ کر کم ہو جانا۔

امیر المؤمنین، مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت بڑی مشہور ہے کہ آپ گھوڑے پر سُوار ہوتے وقت ایک رکاب میں پاؤں رکھتے تو سُورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تِلاوت شروع فرماتے اور گھوڑے کے اُوپَر سُوار ہو کر دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے تک سورۂ وَالنَّاس تک پورا قرآنِ کریم تِلاوت فرما لیا کرتے تھے[1] حالانکہ عَام حالات میں ایک حافِظ مَخَارِج کا خیال رکھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرے تو پُورا قرآنِ کریم مکمل پڑھنے میں کم و بیش 10 سے 12 گھنٹے لگتے ہیں لیکن امیر المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان کہ 10 سے 12 گھنٹے کا

1... شواہد نبوۃ، صفحہ: 280.

کام چند سیکنڈ میں کر لیا کرتے تھے، یہ طَیِّ زمان (یعنی وقت سمٹ جانے) کی مثال ہے۔

اسی طرح قرآنِ کریم میں ملکہ بلقیس کے تخت کا واقعہ بیان ہوا کہ ملکہ بلقیس اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں حاضری کے لئے مُلکِ سَباء سے چلی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کی خبر ملی تو اپنے درباریوں سے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا (پارہ19، سورۃ النمل:38)	ترجمہ کنزالایمان: اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اُس کا تخت میرے پاس لے آئے؟

حضرتِ آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر ہیں، یہ اِسْمِ اعظم جانتے تھے، انہوں نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ19، سورۃ النمل:40)	ترجمہ کنزالایمان: میں اُسے حضور میں حاضِر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

چنانچہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو تخت سامنے موجود تھا، سینکڑوں میل دُور سے پلک جھپکنے میں ملکہ بلقیس کا بھاری بھرکم تخت لے کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں پیش کر دینا، یہ طَیِّ مکان (یعنی فاصلہ سمٹ جانے) کی مثال ہے۔

سَفَرِ مِعْرَاج شریف میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان دونوں معجزات یعنی طَیِّ زمان (وقت کے سمٹنے) اور طَیِّ مکان (فاصلے کے سمٹنے) کا ظُہور ہوا۔ اندازہ کیجئے! سائنسی تحقیق کے مُطابِق اس وَقْت تک کائنات میں سب سے تیز رفتار چیز "روشنی" ہے۔ روشنی ایک سیکنڈ میں 3 لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے اور سُورج کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں 8.3 منٹ لگتے ہیں، یعنی سُورج سے زمین تک 14 کروڑ 94 لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ ہے، پھر سُورج ابھی پہلے

آسمان سے بھی نیچے ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زمین سے سِدْرَۃُ المنتہٰی کا فاصلہ 50 ہزار سال کا رستہ ہے، اس سے آگے مُسْتَوٰی، اس کے بعد کو اللہ پاک جانے، اس سے آگے عرش کے 70 حجابات ہیں، ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک 500 سال کا فاصلہ ہے،[1] یہ کُل مِلا کر 35 ہزار سال کا فاصلہ ہوا، 35 ہزار سال کا راستہ یہ، 50 ہزار سال کا راستہ زمین سے سِدْرَۃُ المنتہٰی تک، 35 اور 50=85 ہزار سال کا فاصلہ ہوا، پھر سِدْرَۃُ المنتہٰی سے عرش کے حجابات تک کتنا فاصلہ یہ کوئی نہیں جانتا، نیز حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عرش سے آگے کہاں تک تشریف لے کر گئے، اس سے بھی کوئی واقف نہیں، الغرض مِعْراج کے دولہا، سرورِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اتنے ہزاروں سال دور گئے بھی، واپس بھی تشریف لے آئے اَوْر وقت ابھی کتنا گزرا تھا؟ چند سیکنڈ، بستر مُبارَک ابھی گرم تھا، دروازے کی کُنڈی ابھی ہِل رہی تھی۔

تفصیل سے کی سیر مگر اِس پہ یہ طُرّہ
اِک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج
زنجیر درِ پاک کی ہِلتی ہوئی پائی
اور گرم تھا وہ بستر شبِ مِعْراج[2]

ایک شاعِر نے یہاں بہت خوب صُورت بات کہی، لکھتے ہیں:

رُک گئی ہے آج نبضِ جہاں
اُن کی ہستی نکل گئی ہو گی

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ:439۔
2 ... قبالۂ بخشش، صفحہ:126۔

شعر کا مفہوم: اَصْل بات یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رُوحِ کائنات ہیں، رُوح نکل جائے تو جسم رُک جاتا ہے، اسی طرح جب رُوحِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کائنات سے نکل کر لامکاں کی طرف تشریف لے گئے تو کائنات رُک گئی، ہر چیز پر سکتہ طاری ہو گیا، پھر جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لائے تو کائنات دوبارہ زِندہ ہو گئی اور ہر چیز پھر سے حرکت کرنے لگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مِعْراج شریف سے مُتَعَلِّق وَسْوَسے کا علاج

شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیخ ابنِ سکینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک مرید تھا، اس کی ذِمّہ داری تھی کہ ہر جمعۃ المبارک کو صُوفیائے کِرام کے مُصَلّے لے جا کر جامع مسجد میں بچھاتا، پھر نمازِ جمعہ کے بعد جب صُوفیائے کرام نماز سے فارغ ہو جاتے تو مُصَلّے لا کر واپس خانقاہ میں رکھ دیتا، ان مُرید صاحب کو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ معراج شریف سے متعلق وسوسے آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جمعہ کا دِن تھا، نمازِ جمعہ کے بعد ان کے گھر کچھ مہمانوں نے آنا تھا، چنانچہ مہمانوں کے کھانے کے لئے انہوں نے بازار سے مچھلی خریدی، گھر بچوں کی امی کو دی اور پکانے کو کہا، خود صُوفیائے کرام کے مُصَلّے اُٹھائے اور جامع مسجد کی طرف چل پڑے، راستے میں دریائے دجلہ کے قریب سے گزر ہوا، سوچا ابھی کافِی وقت ہے، کیوں نہ غسل کر لوں، کپڑے اُتار کر کنارے پر رکھے، پانی میں غوطہ لگایا، سَر اُٹھایا تو نہ دجلہ ہے، نہ کپڑے ہیں، یہ جگہ ہی کوئی اَور تھی، پردے کا اہتمام کر کے دریا سے باہر آئے، لوگوں سے پوچھا: یہ کون

سی جگہ ہے؟ جواب ملا: یہ مصر ہے۔ بہت تعجب ہوا، غوطہ لگایا تھا بغداد میں، نکلے ہیں مِصر سے۔ خیر! آبادی کی طرف چل دیئے، ایک سُنار (سونے Gold کا کام کرنے والے) کی دُکان پر پہنچے، خود بھی سُنار تھے، لہٰذا اُس سُنار سے واقفیت کی، پھر اسی دُکان پر کام کرنے لگے، دُکان کے مالِک نے کچھ عرصے کے بعد اپنی بیٹی کی شادِی اِن سے کر دی، یہ شخص مِصر میں 7 سال رہا، اس دوران 3 بچے بھی ہوئے، 7 سال کے بعد ایک دِن نہانے کے لئے کسی تالاب میں غوطہ لگایا، سَر اُٹھایا تو خود کو دریائے دجلہ میں اسی جگہ پایا جہاں 7 سال پہلے نہانے کے لئے غوطہ لگایا تھا، کپڑے بھی وہیں رکھے ہیں، صُوفیائے کرام کے مُصَلّے بھی موجود ہیں، پھر بہت تعجب ہوا کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ جلدی سے کپڑے پہنے، مُصَلّے اُٹھائیں، جامع مسجد پہنچے، نمازِ جمعہ ادا کی، گھر پہنچے، دیکھا کہ زوجہ محترمہ مچھلی تیار کر چکی ہیں، تھوڑی ہی دیر میں دوست بھی آگئے، فی الحال تو یہ خاموش رہے، دوستوں کے ساتھ دعوت میں شریک ہوئے، فارغ ہو کر اپنے پِیر صاحب شیخ ابنِ سکینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور پورا واقعہ عرض کیا: پِیر صاحب نے فرمایا: کیا تمہارے دِل میں کوئی وسوسہ آتا تھا؟ کہا: جی ہاں! مجھے معراج کے متعلق وسوسے آتے تھے کہ اتنا لمبا سَفَر اتنے کم وقت میں حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیسے طے کر لیا؟ شیخ اِبْنِ سکینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: یہ تجھ پر اللہ پاک کی مہربانی ہے کہ اُس نے تمہارا وَسوسہ دُور فرمادیا اور تمہارے ایمان کی حفاظت فرمائی، اب جاؤ! مِصر سے اپنے بیوی بچوں کو لے آؤ![1]

پیارے اسلامی بھائیو! شیخ اِبْنِ سکینہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ مُرِید نیک آدمی تھے، صُوفیائے

---

1 ... تحفۂ معراج النبی، صفحہ: 128.

کرام کی خِدْمت کیا کرتے تھے، انہیں پیرِ کامِل کا فیضان نصیب ہوا، مِعْرَاجِ مصطفےٰ کے تعلق سے انہیں جو وسوسے آتے تھے، اللہ پاک نے اپنے کرم سے اپنی قُدْرت کی نشانی دکھا کر ان کے وسوسے کی کاٹ فرمائی اور انہیں گمراہی سے بچالیا، ورنہ بہت سارے لوگ اس طرح کے وسوسوں کا شِکار ہو کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ آج کل یہ ”ایمان لیوا“ مرض بھی دِن بدن بڑھ رہا ہے، بہت ساروں کی عادَت ہوتی ہے کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے معجزات اور اولیائے کرام کی کرامات کو عقل پر تولتے ہیں، جب اِنْ کی عقل کام نہیں کرتی تو معجزات وکرامات میں اُوٹ پٹانگ تاویلیں کرتے یا مَعَاذَ اللہ! سِرے سے ان کا اِنْکار ہی کرڈالتے ہیں۔ اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک کی پناہ...! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے فرماتے ہیں: معجزات کو مطلقاً غلط بتانے والا کافِر ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں ایسی اُلٹی عقل سے بچائے اور ایسے لوگوں سے بھی اپنی پناہ میں رکھے۔ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کا معجزہ ہو یا اولیائے کرام کی کرامت، یہ دونوں ہی اللہ پاک کی قُدْرت کے نشان ہیں جو اللہ پاک کے حکم سے، اُس کے بندوں کے ذریعے رُونما ہوتے ہیں اور اللہ پاک ہر شَے پر قادِر ہے، لہٰذا اللہ پاک ہی کی دِی ہوئی طاقت سے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سے معجزات بھی ظاہِر ہوتے ہیں اور اولیائے کرام سے کرامات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے، ہمارا کام ان پر یقین رکھنا، آنکھیں بَند کر کے ایمان لانا ہے، یہی اَصْل عقل مندی ہے۔

ایماں پہ ربِّ رحمت، دیدے تُو استقامت
دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو تیرے نبی کا

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ:244

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَبِ مِعْراج جنّت و جہنّم کے مُشاہَدات

سَفَرِ مِعْرَاج شریف کا ایک بڑا حِصّہ ہے: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُشاہَدات۔ شَبِ اَسْراء کے دولہا، امام الانبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مِعْراج کی رات جنّت کی سیر فرمائی، وہاں محلّات و باغات مُلاحظہ فرمائے، اسی طرح جہنّم کو بھی مُلاحظہ فرمایا اور وہاں گنہگاروں کو ہونے والے عذابات بھی دیکھے۔ الغرض جو واقعات قیامت کے بعد ہونے والے تھے، وہ اسی رات سَر کی آنکھوں سے، عین بیداری میں مُلاحَظہ فرمائے۔ چنانچہ اَحادیث میں ہے: ۞ مِعْراج کی رات نبیوں کے سالار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم میں مُردار کھانے والے لوگ دیکھے، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: حُضُور! یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) تھے، [1] ۞ کچھ ایسی عورتوں اور مَردوں کو دیکھا جو اپنی چھاتی کے ساتھ لٹک رہے تھے، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والے ہیں۔ [2] ۞ کچھ ایسے لوگ بھی ملاحظہ فرمائے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے، عرض کیا گیا: یہ وہ ہیں جو دنیا میں اپنے والدین کو گالیاں دِیا کرتے تھے۔ [3] ۞ کچھ لوگ مُلَاحَظہ فرمائے، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان کے اندر سانپ تھے، جو باہَر سے نظر آرہے

---

1 ...مسند امام احمد، جلد:2، صفحہ:144، حدیث:2366.

2 ...شعب الایمان، صفحہ:309، حدیث:6750.

3 ...الزواجر، جلد:2، صفحہ:125.

تھے، عرض کیا گیا: حُضُور! یہ سُود کھانے والے ہیں۔[1] ۞ کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جن کے ہونٹ اُونٹ کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پر کچھ افراد مقرر تھے جو ان کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر ان کے منہ میں ڈالتے جا رہے تھے، بتایا گیا: حُضُور! یہ ناحق یتیموں کا مال کھانے والے ہیں۔[2] ۞ جہنّم میں کچھ ایسے لوگ تھے جو چوپایوں (یعنی بکری، بھینس، گائے وغیرہ جانوروں) کی طرح چرتے ہوئے کانٹے دار گھاس، جہنّم کا تُھوہَر اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے، عرض کیا گیا: یہ وہ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔[3]

تُوبُوْا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُاللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ! اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** ہمیں ڈر جانا چاہیے! آہ! غیبت کرنا، مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنا، بُرا بھلا کہنا، منہ پر عیب لگانا، الزام تراشیاں کرنا، والدین کو ستانا، ان کے سامنے زبان درازی کرنا، سُودی کاروبار یا سُودی لین دین کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، یتیموں کا مال ناحق کھالینا، وراثت تقسیم کرنے میں خیانت کرنا، بہن بھائیوں کو وِراثت سے محروم کر دینا، یہ وہ گُناہ ہیں جو اَب مُعَاشَرے میں عام ہو چکے ہیں، آہ! صَد کروڑ آہ! یہ کمزور جسم اور جہنّم کے ایسے ہولناک عذاب...! ہم میں سے کون ہے جو یہ عذاب برداشت کر سکتا ہے؟ مگر اَفسوس! یہ سب جانتے ہوئے بھی ہم گُناہوں سے باز نہیں آتے۔

1 ...ابن ماجہ، کتاب: تجارات، صفحہ: 363، حدیث: 2273 ملتقطا.
2 ...الشریعۃ للآجری، جلد: 3، صفحہ: 1532، حدیث: 1027 ملتقطا.
3 ...الترغیب والترہیب، کتاب: صدقات، صفحہ: 263، حدیث: 15.

ذرا تصوُّر تو کیجئے! خدا نخواستہ اگر ہمارے گُناہوں پر روزِ قیامت گرفت کرلی گئی، آہ! اگر جہنّم کے ایسے خوفناک عذابات میں مبتلا کردیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا...؟؟

ڈنک مچھر کا سہا جاتا نہیں کیسے میں پھر
قبر میں بچھو کے ڈنک آہ سہوں گا یاربّ!
گر کفن پھاڑ کے، سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی! کہاں جاکے چُھپوں گا یارَبّ!
گر تُو ناراض ہوا، میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارَبّ!
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے، تڑپ جاتا ہوں
میں جہنّم کی سَزا کیسے سَہُوں گا یارَبّ![1]

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہمارے پاس موقع ہے، بغیر دیر کئے، ہاتھوں ہاتھ گُناہوں سے توبہ کرلینا اور نیکیوں کی طرف راغب ہو جانا ہی اچھا ہے، آج کل، آج کل کرتے کرتے کہیں دیر نہ ہو جائے، خدانخواستہ گُناہ کرتے کرتے ہی اگر موت کا فرشتہ آپہنچا اور تَوبہ سے پہلے ہی رُوح قبض کرلی گئی تو پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو سچی توبہ کرنے، گُناہوں سے بچنے اور استقامت کے ساتھ نیکیوں والی زِندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[2]

مِعْراج کی رات آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کے حَسِیْن محلّات، وہاں کے خوب صُورت، لہلہاتے باغات بھی مُلاحَظہ فرمائے، چنانچہ اَحادیث میں ہے: مِعْراج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرش کے نور میں چھپا ہوا اَیک شَخْص

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:84-85۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:712۔

دیکھا، بتایا گیا: یہ وہ ہے جس کی زبان ہر وقت **ذِکرِ الٰہی سے تَر رہتی تھی**، اس کا دِل مسجد میں لگا رہتا تھا، یہ کبھی اپنے والدین کے لئے شرمندگی اور بُرائی کا سبب نہیں بنا۔[1] کچھ لوگ مُلاحظہ فرمائے، جو ایک دِن کاشت کرتے، اگلے دِن فصل کاٹتے، جیسے ہی فصل کاٹ لیتے، فصل پہلے کی طرح پھر سے لوٹ آتی، جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ راہِ خُدا میں جہاد کرنے والے ہیں۔[2] حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوَایت ہے، رسولوں کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں جنّت میں گیا تو میں اَبُو طلحہ کی بیوی رُمیصا (یعنی حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والِدہ، حضرت اُمِّ سُلَیم) کے پاس پہنچا اَوْر میں نے ایک آہٹ سُنی تو پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ بلال ہیں۔ میں نے ایک محل دیکھا، اس کے صحن میں ایک بی بی تھیں، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا: یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔[3]

(3): سَفَرُ الْوَقْت (Time Traveling)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جنّت و جہنّم کے مُشاہَدات کے متعلق چند رِوایات سُنیں، آیئے! اب ہم ان روایات پر ایک اَوْر زاویے سے غور کرتے ہیں۔ موجودہ سائنس میں ایک نظریہ پایا جاتا ہے جسے سَفَرُ الْوَقْت (Time Traveling) کہتے ہیں۔ سَفَرُ الْوَقْت کا مَطْلب ہے ٹائم کو جَمپ کرنا مثلاً ابھی سن 2021 ہے تو مستقبل کی طرف جمپ کر کے یَک لخت 2025 میں پہنچ جانے یا ماضی کی طرف جمپ کر کے 2015 میں پہنچ جانے کو سَفَرُ الْوَقْت کہا جائے گا۔ کم و بیش گزشتہ 3

1 ... موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، کتاب: اولیاء، جلد: 2، صفحہ: 415، حدیث: 95 ملتقطاً۔
2 ... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، جلد: 1، صفحہ: 91، حدیث: 235 ملتقطاً۔
3 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب، صفحہ: 933، حدیث: 3679۔

صدیوں سے سائنس دان اس پر تحقیقات کر رہے ہیں، 1971ء سے لے کر اب تک اس پر مختلف تجربات بھی کئے جاچکے ہیں بلکہ یورپ میں تو "ٹائم مشین" کے نام سے اس موضوع پر ایک کِتاب بھی لکھی جاچکی ہے۔ البتہ یہ ایک مَفْرُوضہ ہے، ابھی تک سائنس دانوں کو اس مُعَامَلے میں کچھ بھی کامیابی نہیں مِل سکی۔

اب اس تناظر میں شَبِ مَعْراج کے مُشَاہَدات پر غور کیجئے! مُفسّرِ قرآن، مفتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ واقعات جو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے شَبِ مِعْراج مُلاحظہ فرمائے، یہ سب کے سب ابھی واقع نہیں ہوئے بلکہ بعدِ قیامت ہوں گے۔ جنّت و جہنّم میں داخلہ بعدِ قیامت ہو گا، جنّت کا دروازہ ہی مالِک جنّت، صاحبِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھلوائیں گے، سب سے پہلے آپ ہی جنّت میں داخل ہوں گے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ جن کی آہٹ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں سُنی، اِن کا تو ابھی ظاہری انتقال بھی نہیں ہوا تھا، مِعْراج کی رات یہ اپنی ظاہِری زندگی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں موجود تھے، حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عنہا جنہیں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں دیکھا، یہ ظاہِری زِندگی کے ساتھ اپنے گھر پر موجود تھیں، ان کا جنّت میں داخلہ بعدِ قیامت ہو گا۔[1] اللہ اکبر! پیارے آقا، مکی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ مِعْراج کو 1442 سال گزر چکے ہیں، ابھی قیامت آنے میں نہ جانے کتنی صدیاں اَوْر لگیں گی، پھر قیامت کا 50 ہزار سال کا دِن، اس کے بعد جنّتی جنّت میں جائیں گے، جہنمی جہنم میں جائیں گے، یعنی ہزاروں سال بعد ہونے والے واقعات کو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شَبِ مِعْراج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اپنے کانوں سے سُن رہے ہیں، اللہ! اللہ! سائنس دانوں نے

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:362 خلاصۃً۔

مسلسل 3 صدیاں کوششیں کیں، سَفَرُ الْوَقْت یعنی ٹائم کو جمپ کرنے کے لئے تجربات کئے مگر ابھی تک وقت سے 5 منٹ آگے جانے یا 5 پانچ منٹ پیچھے جانے میں بھی کامیاب نہ ہوئے مگر ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھیے! آج سے 1442 سال پہلے آپ نے ہزاروں سال بعد ہونے والے واقعات کو اپنے سَر کی آنکھوں سے، عین بیداری میں دیکھا، اپنے کانوں سے آوازیں سُنیں اور خود بھی بنفسِ نفیس وہاں موجود تھے، پھر وہاں جاکر وہیں رِہ نہیں گئے، دوبارہ ہزاروں سال پیچھے یعنی مکہ مکرمہ میں واپس تشریف بھی لے آئے۔ سُبْحٰنَ الله! سُبْحٰنَ الله!

اَوج پانا میرے حُضُور کا ہے
عَرش جانا میرے حُضُور کا ہے
عَرش سے بھی پَرے وہ ہَو آئے
آنا جانا میرے حُضور کا ہے
حَق تَعالیٰ کا جلوہ راتوں رات
دیکھ آنا میرے حُضُور کا ہے

(4): بیت المقدس مکہ مکرمہ میں رکھ دیا گیا

شَبِ مِعْرَاج کی صبح کو جب الله پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اَہلِ مکہ کو سَفَرِ مِعْرَاج کی خبر دی تو کفارِ بَد اَطوار جو ہر بات کو اپنی ناقص عقل پر تولنے کے عادِی تھے، پہلے تو اس عظیمُ الشّان معجزے کو اپنی ناقص واَنقص عقل پر تولنے اور مَعاذ الله نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اُڑانے لگے۔ اَہلِ مکہ جانتے تھے کہ اس سے پہلے تک مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بیت المقدس کو نہیں دیکھا، چنانچہ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے

بیت المقدس کے متعلق سُوال پوچھنا شروع کئے، کسی نے پوچھا: وہاں کتنے دروازے ہیں؟ کسی نے کہا: بیت المقدس کا رقبہ کتنا ہے؟ کسی نے پوچھا: بیت المقدس کا گنبد کتنا اُونچا ہے؟[1]

اللہ اکبر! کیسے فضول سُوالات ہیں، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ ظفر الدین بہاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: عام سی بات ہے، آدمی کسی مکان میں جاتا ہے تو اس کی حیثیت مختلف ہوتی ہے، یہ انجینئر کا حال ہے کہ وہ جب کسی مکان میں جائے تو اس کی نگاہ ان باتوں کی طرف ہوتی ہے، وہ سوچتا ہے کہ عِمارت کتنی اُونچی ہے؟ دیواریں کتنی موٹی ہیں؟ عمارت کا رقبہ کتنا ہے؟ کتنے دروازے ہیں؟ جو شخص کسی اور مقصد کے لئے جاتا ہے، اس کی توجہ ہرگز ان چیزوں کی طرف نہیں ہوتی، نیز اِس رات سرکارِ ذی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص تجلّیٔ الٰہی تھی، اس خاص کیفیت میں بلکہ عام حالات میں بھی بیت المقدس کے دروازے گنتی کرنا، رقبے پر غور کرنا، گنبد کی بلندی کو سوچنا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ نبوت کے خِلاف تھا، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: جب ان لوگوں نے بیت المقدس کے بارے میں ایسے فضول سوالات پوچھے تو غیبوں پر خبردار، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سخت پریشانی ہوئی، اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت جبریل امین عَلَیۡہِ السَّلام بیت المقدس کو ساتھ لئے آپ کے سامنے حاضِر ہوئے، اب کیا تھا، کفار جو کچھ پوچھتے گئے، نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ایک چیز کے مُتَعَلِّق بتاتے گئے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عِمارت کے نشانات، مسجد کا نقشہ وغیرہ سب کچھ بتا دیا تو یہ سُن کر لوگ پُکار اُٹھے: جہاں تک نشانیوں کا تعلق ہے، خُدا کی قسم! وہ بالکل درست ہیں۔[2]

1 ...تاریخ خمیس، رکن ثانی، جلد: 1، صفحہ: 582۔
2 ...تحفۂ معراج النبی، صفحہ: 334-335۔

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی
ایسا دیا اللہ نے رُتبہ شبِ مِعْرَاج[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5): سُورج رُک گیا

پیارے اسلامی بھائیو: نبیِّ رَحمت، مالکِ جنت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بیت المقدس کی تمام نشانیاں بیان فرما دیں، اس کے باوُجُود بھی کافِر مِعْراج شریف ماننے کو تیار نہ ہوئے۔ اب انہوں نے ایک اَوْر نشانی پوچھی، بولے: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اس راستے پر ہمارے قافلے گئے ہیں، جب آپ بیت المقدس گئے ہیں تو یقیناً راستے میں قافلوں کو بھی دیکھا ہو گا، لہٰذا ہمارے قافلوں کے مُتَعَلِّق ہمیں بتائیے۔

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! میں نے ایک قافلے کو رَوحاء کے مقام پر دیکھا، اُن کا اُونٹ گم ہو گیا تھا، وہ اُونٹ کی تلاش میں تھے، میں اُن کے پڑاؤ (ٹھہرنے) کی جگہ اُترا، اُن کے پیالے سے پانی پیا اور پیالہ اُس کی جگہ پر ویسے ہی رکھ دیا،[2] ایک روایت میں ہے: میں نے انہیں سلام کیا، تو وہ بولے: یہ تو مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آواز ہے۔[3] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: یہ قافلہ بُدھ کے روز یہاں پہنچ جائے گا، یہ باتیں خود اُن سے پوچھ لینا۔

ایک شَخْص نے پوچھا: ہمارا فلاں قافلہ بھی اسی رستے پر ہے، آپ نے اسے بھی دیکھا؟

---

1 ...قبالۂ بخشش، صفحہ: 125۔
2 ...تاریخ خمیس، رکن ثانی، جلد: 1، صفحہ: 582۔
3 ...مسند بزار، جلد: 8، صفحہ: 410، حدیث: 3484۔

فرمایا: ہاں! میں اُس قافلہ کے قریب سے گزرا، میرے بُراق کی تیز رفتاری سے خوف زَدہ ہو کر اُن کا اُونٹ بدک گیا، چنانچہ اُونٹ سے گر کر ایک شخص کی کلائی ٹوٹ گئی، یہ قافلہ فلاں دِن دوپہر تک یہاں پہنچ جائے گا، تم خود اُن سے یہ بات پوچھ لینا۔

پھر فرمایا: ایک قافلے کو میں نے مقامِ تنعیم میں دیکھا، اُن کے آگے آگے ایک خاکی رنگ کا اُونٹ تھا، اس پر غلہ کی 2 دھاری دار بوریاں لدی ہوئی ہیں اور ایک حبشی اس پر سُوار ہے، یہ قافلہ فلاں دِن سُورج نکلنے تک یہاں پہنچ جائے گا۔

اب کفار انتظار کرنے لگے، چنانچہ جب وہ دِن آیا، جس کی صبح سُورج طُلوع ہونے کے وقت قافلے نے پہنچنا تھا، اُس روز سورج نکلنے سے کچھ پہلے کفار کے کچھ لوگ مَشْرِق کی طرف ایک پہاڑ پر بیٹھ گئے اور سُورج نکلنے کا انتظار کرنے لگے اور جس سَمت سے قافلہ آنا تھا، کچھ لوگ اس طرف پہاڑ پر بیٹھ گئے۔ جیسے ہی سُورج نکلا، مَشْرِقی پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے بلند آواز سے کہا: هٰذِهِ الشَّمْسُ قَدْ طَلَعَتْ یہ سُورج نکل آیا۔ ساتھ ہی دوسری طرف سے آواز آئی: هٰذِهِ الْعِيْرُ قَدْ اَقْبَلَتْ لیجئے! قافلہ بھی آ گیا۔ جب قافلہ قریب آیا تو لوگوں نے دیکھا: واقعی اس قافلے کے آگے آگے خاکی رنگ کا اُونٹ تھا، اس پر دو دھاری دار بوریاں بھی لدی ہوئی تھیں، یعنی جو نشانی صادِق و امین نبی، مکی مدنی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائی تھی، جوں کی تُوں پُوری ہوئی۔[1]

پھر دوپہر کے وَقْت جس قافلے نے پہنچنا تھا، اس کا انتظار ہونے لگا، سُبْحٰنَ الله! یہ قافلہ بھی عین دوپہر کے وَقْت مکہ مکرمہ میں داخِل ہوا، لوگ قافلے کے قریب جمع ہو گئے، دیکھا تو واقعی ان میں ایک شخص کی کلائی ٹُوٹی ہوئی تھی، پوچھنے پر اس شَخْص نے بتایا: جنگل میں بجلی

1 ...تاریخ خمیس، رکن ثانی، جلد: 1، صفحہ: 582۔

کی طرح ہمارے قریب سے کوئی شَے گزری، اسے دیکھ کر ہمارا اُونٹ بِدَک گیا، چنانچہ اُونٹ سے ـگِر کر میری کلائی ٹُوٹ گئی۔[1]

اب تیسرے قافلے کا انتظار ہونے لگا، نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مُطَابِق اس قافلے نے سُورج غروب ہونے کے وَقْت پہنچنا تھا مگر یہ قافلہ کسی وجہ سے راستے میں رُک گیا، اِدھر کفار سُورج کو دیکھ رہے تھے، دیکھتے دیکھتے سُورج بالکل غروب ہونے کے قریب ہو گیا اور قافلے کا ابھی تک کوئی نام ونشان بھی نہ تھا، اس وَقْت مالِک ومختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی تو سُورج رُک گیا، جیسے ہی قافلہ مکہ مکرمہ میں داخِل ہوا، ساتھ ہی سُورج بھی غروب ہو گیا۔[2]

تَبَارَکَ اللہ حکومت اُن کی، زمیں تو کیا ہے آسماں پر
کِیا اشارے سے چاند ٹکڑے، چھپا ہُوا خُور (سُورج) بُلا رہے ہیں[3]

شَبِ مِعْرَاج کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا، "مِعْرَاج شریف" مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کیسا عقل کو حیرت میں ڈال دینے والا معجزہ ہے، سُبْحٰنَ اللہ! آج وہی بابرکت رات ہے، جس رات کو ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ عظیم الشان معجزہ عطا ہوا تھا، آیئے! 27 رَجَب کے فضائل پر 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: **(1):** حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوَایت ہے: جو کوئی 27 وِیں

---

1 ...مسند بزار، جلد:8، صفحہ:411، حدیث:3484۔
2 ...تاریخ خمیس، رکن ثانی، جلد:1، صفحہ:583۔
3 ...دیوانِ سالک، صفحہ:14

رجب کا روزہ رکھے، اللہ پاک اس کے لئے **60 مہینے کے روزوں کا ثواب** لکھتا ہے۔**(2):** حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں، رسولوں کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَجَب میں ایک دِن اور رات ہے جو اس دِن روزہ رکھے اور رات کو قیام (یعنی عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال کے روزے رکھے**، 100 سال شَب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔**(3):** شُعَبُ الایمان کی رِوَایت ہے: رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو 100 سال کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور وہ رجب کی 27 وِیں رات ہے، جو اس رات میں 12 رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور 12 پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، پھر اِسْتِغْفَار (مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ) 100 بار، دُرود شریف 100 بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت کے لئے جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ پاک اس کی سب دُعائیں قبول فرمائے گا، سوائے اس دُعا کے جو گُناہ کے لئے ہو۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: علاقائی دورہ

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی بننے، دِل میں عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْع روشن کرنے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، گُناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں دِین کا کام کرنے، گھر گھر، گلی گلی سُنّتوں کا ڈنکا بجانے کے لئے ہر دم مَصرُوفِ عمل ہے، آپ بھی اس نیک کام میں

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً حِصّہ لیجئے اور نیکی کی دَعْوَت عام کر کے خوب خوب ثوابِ آخرت کے حق دار بنئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک کام ہے: **علاقائی دورہ**۔ ہفتے میں 2 دِن یا ہفتے میں ایک دِن ہر مَسْجِد کے اطراف میں گھر گھر، دُکان دُکان جا کر گھروں اور دکانوں میں موجود اور راہ میں کھڑے ہوئے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دَعْوَت دیتے ہیں، اسے **علاقائی دورہ** کہا جاتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم سب بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مِل کر علاقائی دورہ میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کریں، اِنْ شَآءَ اللہ! نیکی کی دَعْوَت دینے اور عِلْمِ دین پھیلانے کا ثواب ملے گا۔ نیکی کی دَعْوَت دینے کا ثواب کیا ہے؟ آیئے! یہ بھی سُن لیتے ہیں، بے چین دِلوں کے چین، رَحْمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو نہ نبی ہیں، نہ شہید، پھر بھی روزِ قیامت انبیائے کرام علیہم السَّلام اور شُہَداء ان کا مقام دیکھ کر رَشک کریں (یعنی بہت خوش ہوں) گے، وہ لوگ نور کے منبروں پر بلند ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک کا محبوب (یعنی پیارا) بنا دیتے ہیں اور وہ زمین پر نصیحتیں کرتے چلتے ہیں۔ عرض کی گئی: وہ کس طرح لوگوں کو اللہ پاک کا محبوب بنا دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ پاک کی پسندیدہ باتوں کا حکم دیتے اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں، پَس جب لوگ ان کی اِطاعت کریں گے تو اللہ پاک انہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

نیکی کی دعوت آقا! جہاں بھر میں عام ہو | احمد رضا کا صدقہ مسلمان نیک ہوں

غیر مسلم مسلمان ہو گیا

پنجاب کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے، ایک روز ہمارے ہاں کراچی سے مَدَنی

قافلہ تشریف لایا، مدنی قافلے والوں کے ساتھ مل کر مجھے بھی علاقائی دورہ میں شرکت کا شَرف ملا، ہم ایک درزی کی دُکان کے باہر لوگوں کو اکٹھا کر کے نیکی کی دعوت دے رہے تھے، جب بیان ختم ہوا تو اسی دکان کے ایک مُلازِم نوجوان نے کہا: میں غیر مسلم ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اَثر کیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کر لیجئے۔ پھر الحمدللہ! وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

مقبول جہاں بھر میں، ہو دعوت اسلامی | صدقہ تجھے اے رَبِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”القرآن مع تفسیر“ ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! آج کل ٹیکنالوجی کا دور ہے، تقریباً ہر ایک کے پاس اینڈرائڈ یا آئی فون موبائل ہوتا ہی ہے، الحمدللہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی عِلْمِ دین سیکھنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ مثلاً دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جارِی کی گئی ہے، جس کا نام ہے: Quran with Tafseer (القرآن مع تفسیر)۔ یہ ایپلی کیشن Android اور IOS دونوں طرح کی ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ کر کے بآسانی استعمال کی جاسکتی ہے، اس ایپلی کیشن میں ✵- مکمل قرآنِ کریم، ✵- اعلیٰ حضرت، آقائے نعمت، اِمامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان ✵- دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نہایت آسان ترجمہ، ترجمۂ کنز العرفان اور ✵- آسان انداز میں لکھی گئی، اُردُو کی سب سے جدید (Latest) تفسیر **تفسیر صراط الجنان** شامل ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں، اس ایپلی کیشن کی مدد

سے قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر بآسانی سمجھ بھی سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات کو، ترجمہ اور تفسیر کو واٹس ایپ، فیس بُک وغیرہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کر سکتے ہیں۔ پہلی فرصت میں ہی یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، عِلْمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا" سُنَّت ہے

دو۲ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): میری اُمَّت کی اَفْضَل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] (2): جو رات کو 200 آیات تِلاوت کرے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو 400 آیات کی تِلاوت کرے، اس کے لئے ایک قِنْطار اَجْر لکھ دیا جائے گا، ایک قِنْطار 120 قیراط کے برابر ہے اور ایک قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔[3]

---

1 ... مشکوٰۃ، ایمان کی کتاب، کتاب و سُنت کو مضبوط تھامنے کا باب، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

2 ... شُعَبُ الْاِیْمان، باب: تعظیم قرآن، جلد:2، صفحہ:347، حدیث:2004۔

3 ... شُعَبُ الْاِیْمان، جلد:2، صفحہ:401، حدیث:2197۔

اے عاشقانِ رسول! تِلاوت کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ۞ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: کوئی چیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تِلاوت سے نہ روکتی تھی ۞ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رات کی نماز میں کبھی کبھی پوری سُوْرَۂ بَقَرَۃ اور سُوْرَۂ آلِ عِمْرَان کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ۞ روزانہ رات کو سُوْرَۂ سَجْدَہ، سُوْرَۂ مُلْک، سُوْرَۂ بَنِیْ اِسْرَائِیْل، سُوْرَۂ زُمَر، سُوْرَۂ کَافِرُوْن، سُوْرَۂ فَلَق اور سُوْرَۂ وَالنَّاس کی تلاوت کرکے سویا کرتے تھے۔

الٰہی خوب دے شوق قرآن کی تلاوت کا | شرف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

2 ... اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

4 ... الترغیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1. ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
2. ...تاریخِ اِبْنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔